REGD. NO. L. 5254

ٹیلیفون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۴ ؍ احسان ۱۳۳۹ ہش ۲۴ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

نخلہ ۲۲ ؍ جون بوقت دس بجے قبل دوپہر

کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی بے چینی کی کچھ تکلیف ہوگئی رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

امریکی سینٹ نے بھاری اکثریت سے امریکہ اور جاپان کے درمیان معاہدہ کی توثیق کر دی

آج صبح ٹوکیو میں معاہدہ کے کاغذات کا باضابطہ طور پر تبادلہ عمل میں آگیا

واشنگٹن ۲۳ ؍ جون۔ گذشتہ رات امریکی سینٹ نے بھاری اکثریت سے امریکہ اور جاپان کے درمیان سلامتی کے معاہدہ کی توثیق کر دی۔ جس کے بعد صدر آئزن ہاور نے بھی اس پر دستخط کر دئے۔ دستخط شدہ مسودہ ایک خاص طیارہ کے ذریعے ٹوکیو پہنچا دیا گیا جہاں پر آج صبح معاہدہ کی توثیق کے کاغذات کا دونوں حکومتوں کے درمیان باضابطہ طور پر تبادلہ عمل میں آگیا۔ اس معاہدہ کے مطابق امریکہ مزید گیارہ برس تک اپنے فوجی اڈے جاپان میں قائم رکھ سکے گا۔ اگر دونوں ملکوں میں سے کسی ایک پر حملہ ہوا تو اسے دوسرے ملک پر بھی حملہ تصور کیا جائے گا اور مشترکہ طور پر خطرے کا مقابلہ کیا جائیگا۔

ادھر ٹوکیو میں جاپان کی سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین نے ایک بیان میں بتایا کہ اگر جاپان میں ان کی پارٹی برسر اقتدار آگئی تو یکطرفہ طور پر امریکہ سے سلامتی کے معاہدہ کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ البتہ ہم اپنے نظریات کی روشنی میں امریکہ کو دوبارہ گفت و شنید کرنے کی دعوت دینگے۔ آپ نے کہا میری پارٹی فوجی معاہدوں کے خلاف ہے۔

جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیشی مستعفی ہو رہے ہیں

ٹوکیو ۲۳ ؍ جون آج صبح جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیشی نے ایک بیان میں بتایا کہ اب چونکہ امریکہ اور جاپان کے درمیان سلامتی کا معاہدہ باضابطہ طور پر دونوں حکومتوں نے منظور کر لیا ہے۔ اس لئے وہ حسب وعدہ مستعفی ہو رہے ہیں۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کس تاریخ کو استعفیٰ دیں گے تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں ان کی کابینہ مستعفی ہو جائے گی۔

نئے مرکزی بجٹ کا اعلان

راولپنڈی ۲۳ ؍ جون۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ تیس جون کو شام کے چھ بجے ایک پریس کانفرنس میں ۱۹۶۰-۶۱ء کے بجٹ کا اعلان کریں گے۔

عراق کے وزیر اعظم جنرل قاسم پاکستان آئیں گے

بغداد ۲۳ ؍ جون۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل عبد الکریم قاسم نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ ابھی آپ کے دورے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی تاہم معلوم ہوا ہے کہ آپ آئندہ موسم سرما میں کسی وقت پاکستان آئینگے

دو امریکی سیارے مدار میں پہنچ گئے

واشنگٹن ۲۳ ؍ جون امریکی سائنس دانوں نے کیپ کناویرل سے ایک راکٹ کے ذریعے دو مصنوعی سیارے چھوڑے دو گھنٹے کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ وہ دونوں اپنے مدار پر پہنچ گئے ہیں۔ انمیں سے ایک سیارے کا وزن دو سو تینتیس پونڈ ہے

عزیزم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب غازی کی وفات

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی — ربوہ)

عزیزم چوہدری فضل الرحمٰن غازی پسر جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ۲۰ ؍ جون ۱۹۶۰ء کو بوقت قریباً ساڑھے آٹھ بجے شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز موصوف نہایت ہی شریف الطبع ملنسار اور منکسر المزاج تھے۔ میرے ساتھ انہیں تعلق دامادی تھا میری مرحومہ بیٹی عزیزہ امۃ الحمید اختر کے ساتھ ۱۹۴۳ء میں ان کی شادی ہوئی تھی۔ عزیزہ مرحومہ کو فوت ہوئے قریباً چودہ سال گذر چکے ہیں۔ مگر غازی مرحوم میرے ساتھ ان محبت کے تعلقات کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں رشتہ دامادی میں منسلک کر کے میرے ساتھ قائم کروائے تھے۔ آخری دم تک نہایت ہی وفاداری کیساتھ نباہا۔ اور باوجود میری بچی کی وفات پا جانے کے انہوں نے میرا اور میرے اہل و عیال کا محبت و احترام اور ادب کے جذبہ کو ہمیشہ قائم رکھا۔ اس کا نہ صرف مجھے ہی احساس اور اعتراف ہے بلکہ میرے اعزہ و احباب بھی اسکے معترف ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

★ لاہور ۲۳ ؍ جون۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ آمدنی اور اخراجات کے تخمینے تیار کر لئے گئے ہیں۔ اور محکمہ قانون ایک آرڈیننس تیار کرنے میں مصروف ہے جس کے مطابق ان تخمینوں کی منظوری دی جائیگی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

فہم و ادراک کے تین مدارج

یہاں بطور برکت کے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگ بالعموم غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کسی محدود چیز کا نام ہے۔ حالانکہ اسلام ایک بڑی وسیع چیز ہے اور اس کے مدارج کا کوئی انتہا نہیں۔ ایک گنوار آدمی جو نماز تک کا ترجمہ نہیں جانتا۔ اس کا اسلام صرف اتنا ہے کہ پانچ وقت نماز نہایت احتیاط سے پڑھ لے۔ اور اپنے ظرف کے مطابق خدا سے محبت کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے شخص سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو وہ کہتا ہے الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔

اس سے اوپر وہ شخص ہوتا ہے۔ جسے نماز کا ترجمہ آتا ہے مگر اسے یہ عرفان حاصل نہیں ہوتا کہ ربوبیت کسے کہتے ہیں۔ رحمانیت اور رحیمیت کا کیا مفہوم ہے وہ صرف لفظی ترجمہ جانتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں اسلام کو خوب سمجھتا ہوں ایسے شخص سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو۔ تو وہ بھی کہتا ہے۔ الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔

پھر تیسرا شخص وہ ہوتا ہے جو نہ صرف ترجمہ جانتا ہے بلکہ وہ عربی کا ماہر ہوتا ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ حمد کا لفظ اپنے اندر کیا تفصیلات رکھتا ہے۔ رب، رحمٰن اور رحیم کے الفاظ کن معانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب وہ نماز پڑھتے ہوئے الحمد للہ کہتا ہے۔ تو حمد کی تفصیلات اس کے ذہن میں آجاتی ہیں جب وہ رب العالمین کہتا ہے۔ تو ربوبیت کے فیضان اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ جب وہ الرحمٰن کہتا ہے تو رحمانیت کے نظارے اس کی نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور جب وہ الرحیم کہتا ہے تو رحیمیت کے کرشمے اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں ایسے شخص سے اگر پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو وہ بھی کہے گا الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔ اب بظاہر یہ تینوں ایک مسجد میں اور ایک صف میں کھڑے ہوں گے کندھے کے ساتھ کندھا ملا ہوا ہوگا۔ مگر اندرونی طور پر تینوں کے اسلام میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ ترجمہ نہ جاننے والا بھی رکوع و سجود کرے گا۔ ترجمہ جاننے والا بھی رکوع و سجود کرے گا۔ اور عربی کی تفصیلات جاننے والا بھی رکوع و سجود کرے گا مگر ہر ایک کا رنگ جدا ہوگا۔ ہر ایک کی معرفت الگ ہوگی۔ اور ہر ایک بلحاظ ہمارے اللہ تعالیٰ کے حضور مقام قرب رکھتا ہوگا۔ یہ تفاوت بعض دفعہ اتنا نمایاں ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ کہ کوئی شخص سلوک کی راہیں طے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب میں کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی روحانی بینائی کتنی تیز ہو چکی ہے"۔

(الفضل ۱۷ جون ۱۹۶۰ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مختصر تمہیدی الفاظ میں انسانی فہم و ادراک کے مدارج نہایت خوبی سے بیان فرمائے ہیں۔ عام ان پڑھ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک حکم جو معنی رکھتا ہے وہ خواندہ کے لئے نہیں رکھتا وہ اس میں معنی تلاش کرتا ہے ایک عام ان پڑھ آدمی ایک حکم محض اسلئے بجا لاتا ہے کہ اسکو بتایا گیا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی اکثریت اس قسم کے لوگوں کی ہے جو اسلام کے نام پر تو فدا ہیں لیکن وہ اسلام کی خوبیوں سے کما حقہ واقف نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کی اگر صحیح رہنمائی کی جائے تو ان سے بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں لیکن آج دنیا میں خود اہل علم حضرات کی ذہنیت اتنی خراب ہو چکی ہوئی ہے کہ وہ ان سے صحیح کام لینے کی بجائے اپنے مفاد کے مطابق کام لیتے ہیں اور اکثر ایسے لوگوں کے مذہبی جذبات ابھار کر حالانکہ وہ مذہبی جذبات کے معنی بھی نہیں سمجھتے۔ ان کو آلۂ کار بناتے ہیں۔

رہتا جکل بعض سیاسی خیالات کے لوگ اسلام کے نام پر ایسے ہی لوگوں کو اپنا ہتھیار بنانا چاہتے ہیں اور یہ جو بعض اہل علم حضرات اور ان کے پٹھو پارلیمانی طرز نظام پر زور دے رہے ہیں اس کے پیچھے یہی منصوبہ کام کر رہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ چونکہ ایسے مسلمانوں کی یہاں اکثریت ہے جو اسلام کے نام پر تو مرنے مارنے کو تیار ہیں۔ مگر اسلام کے صحیح تصور سے محروم ہیں۔ اسلئے ان کو اسلام کے نام پر ابھار کر اپنے گرد جمع کیا جا سکتا ہے۔ ابھی ان پڑھ لوگوں کے قریب قریب نیم تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کے متعلق شد بدھ علم رکھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تاثر یہ ہے کہ یہ لوگ اگر غلط راستہ پر چل پڑیں تو بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ اکثر ان پڑھ لوگ تو دین کے متعلق زیادہ پرجوش نہیں ہوتے۔ لیکن نیم خواندہ لوگ اپنے آپ کو بعض وقت بڑا عالم و فاضل خیال کرنے لگتے ہیں۔ اگر وہ عربی زبان کے چند فقرے ترجمہ کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ علم دین میں وہ طاق ہو گئے ہیں۔ ایسے نیم خواندہ لوگ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر غلط راستہ پر پڑ جائیں۔ تو ان کو سیدھی راہ پر لانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر ان کو سیاست کی چاشنی کا بھی مزہ پڑ جائے تو پھر تو ان کا سنبھالنا ہی سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ مفاد پرستوں کا ایسے لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا لینا بہت آسان ہوتا ہے۔

عربی دان اور عربی خواں جو موجودہ دنیاوی علوم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ اگر وہ غلط راستہ پر چل پڑیں تو وہ نہ صرف خود گمراہ ہوتے ہیں۔ بلکہ ہزاروں دوسرے لوگوں کا بھی بیڑا غرق کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ان میں سے وہ لوگ جو تھوڑی بہت انگریزی بھی جان لیتے ہیں۔ طوفان نوح سے کم درجہ نہیں رکھتے۔ یہ تمام لوگ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقسیم کے مطابق دراصل دوسرے گروہ میں آتے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے خود پسند لوگ شامل ہیں۔ جو اپنے آپ کو مشرقی اور مغربی علوم کا بڑا ماہر خیال کرتے ہیں۔ مگر دونوں کی حقیقت سے نابلد ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ اکثر سیاست کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ایک مسلمان وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار ہو۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ تلوار کی جگہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم نے لے لی ہے۔

الغرض یہ دوسرے درجہ کے لوگ اگر غلط راستہ پر چل پڑیں تو یہ پہلے درجہ کے لوگوں سے بھی زیادہ خطرناک بن جاتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم نے کہا ہے پہلے اور دوسرے درجے کے لوگوں کی بھی اگر صحیح راہنمائی ہو جائے تو یہ لوگ بڑے کام کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں میں خاص کر پہلی قسم کے لوگوں میں اطاعت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اگر ان کا لیڈر اچھا ہو تو ان سے عظیم دینی کام لے سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کا لیڈر غلط کار ہو تو ایسے لوگ ملک و قوم کے لئے عظیم خطرہ بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو بہکا پھسلا کر اپنا گرویدہ بنا لینا ایسے لیڈروں کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا صرف ان کے مذہبی جذبہ کو جو اکثر غلط ہوتا ہے ذرا ابھار دینے سے ایسے لیڈر ایک حد تک مناسبی رائے تماد (باقی صفحہ پر)

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

ریڈیو کے ذریعہ تقاریر و خطبات۔ معززین سے ملاقاتیں۔ تقاریر اور لٹریچر کی وسیع اشاعت

متعدد افراد کا قبولِ اسلام

—— از مکرم حافظ محمد اسحاق صاحب بی۔اے بتوسط وکالت تبشیر ربوہ ——

نائیجیریا مشن

ماہ جنوری ۱۹۶۰ء میں نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے

نائیجیریا ریڈیو نے مرکزی احمدیہ مسجد سے ایک خطبہ جمعہ دور افتادہ سامعین تک پہنچنے کی غرض سے فیچر پروگرام کے ماتحت نشر کیا۔

مغربی افریقہ کے علاقہ گامبیا میں تبلیغ کی غرض سے حال ہی میں ایک مقامی احمدی دوست کو بھجوایا گیا تھا۔ چنانچہ وہاں تبلیغی مساعی میں کامیابی کی خوشکن خبریں آرہی ہیں۔ اور بہت سے نئے دوست بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

برطانوی وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن اپنے دورہ افریقہ کے سلسلہ میں نائیجیریا آئے وزیر اعظم صاحب کو احمدیہ مشن کی طرف سے اسلامی مطبوعات تحفۃً پیش کی گئی ہیں۔ اسی طرح ان کی بیگم صاحبہ کو لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی طرف سے کتب بھجوائی گئیں۔ جس کے جواب میں انہوں نے مشن کو شکریہ کے خطوط لکھے۔

جناب مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ نے ابادان میں صوبائی وزارت تعلیم کے زیر اہتمام عربی اساتذہ کے امتحان کے سلسلہ میں ایک میٹنگ میں شمولیت کی۔ آپ نے یونی ورسٹی کالج ابادان میں مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی کے ایک اجلاس میں طلباء سے خطاب کیا۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق طلبۂ کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔

یونی ورسٹی کالج ابادان میں عربی تعلیم کے متعلق مجلس شوریٰ نے احمدیہ مشن کی طرف سے ایک اپیل بھجوائی گئی تھی چنانچہ اس کے جواب میں کالج کے پرنسپل صاحب نے خط لکھا کہ سال رواں کے دوران میں عربی تعلیم شروع کی جائے گی۔

اسی مہینہ مشہور امریکی مسیحی مناد پادری بلی گراہم کی نائیجیریا میں آمد اور مختلف شہروں کا دورہ یہاں کے لوگوں کے لئے جاذب نظر رہا۔ عیسائیوں کے متعلقہ محاذ کے ماتحت پادری صاحب کی تقاریر کا وسیع پیمانے پر اخبارات اور دیگر ذرائع سے پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ احمدیہ مشن کی طرف سے مسلمانوں کی نمائندگی میں انہیں مناظرہ کا چیلنج دیا گیا۔ جسے وہ منظور نہ کرسکے۔ اس خبر کی روداد یہاں کے اخباروں کے علاوہ خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعہ دور دراز ملکوں میں ریڈیو پر اور اخبارات میں نشر کی گئی۔

ایک احمدی دوست Hon Yerima Bella یہاں کی وفاقی مجلس قانون ساز کے ممبر ہیں ان کے استقبال میں مشن کی طرف سے ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔

نائیجیریا ریڈیو پر فیچر پروگرام Islamic point of View (اسلامی نقطہ نظر) کے ماتحت جناب مولانا نسیم سیفی صاحب کی طرف سے سامعین کے سوالات کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

مسلم فیسٹول کمیٹی اور مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کی کمیٹی کی میٹنگز میں آپ نے شرکت کی۔ اسی طرح Iwaya مقام کا دورہ کیا ہے۔ جہاں ہمارے سکول کی بلڈنگ تیار ہو رہی ہے۔ ڈیلی سروس میں آپ کے ہفتہ وار مضامین ہر جمعہ کو شائع ہوتے رہے۔ اسی طرح اخبار ٹروتھ ہر جمعہ کے روز شائع ہوتا رہا۔

رپورٹ مغربی نائیجیریا

ابادان کے مقامی اخبارات نائیجیرین ٹریبون اور Defender میں مسلمانوں کے لئے ہفتہ واری فیچر کالم کے ماتحت خاکسار کے حسب ذیل مضامین شائع ہوئے۔

(۱) اسلام کا روشن مستقبل

(۲) صحرائے اعظم فرانس کے ایٹمی تجربات اور دعاؤں کی اہمیت

(۳) یہود کا ماضی اور مستقبل

چار مقامات کا دورہ کیا گیا۔ ان سب مقامات پر عیسائیت کی تردید اور پیغام احمدیت پر مشتمل تبلیغی لیکچر دینے اور لٹریچر تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ اور جناب عبدالمجید صاحب بھٹی پرنسپل مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کی ابادان تشریف آوری پر جماعتی تنظیم اور مقامی سربرآوردہ لوگوں سے ملاقات کے ذریعہ بعض اہم امور سرانجام دیئے گئے۔ ابادان ڈویژن میں احمدیہ سکولز کے انتظامات اور ضروری خط و کتابت کے سلسلہ میں حسب سابق مصروفیت رہی۔ لیگوس میں قیام کے دوران میں جناب مولانا نسیم سیفی صاحب کی معیت میں بعض پبلک میٹنگز میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے

مقامی جماعت کی طرف سے ابادان کے زیر انتظام ایک نواحی حلقہ میں پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ جہاں احباب جماعت نے تقاریر کیں۔ اور خاکسار نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اجلاس کے بعد سامعین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا یہاں کے مسلمان عیسائیت کی تردید میں احمدیہ مطبوعات بڑے شوق سے خریدتے ہیں۔

شمالی نائیجیریا

مولوی محمد بشیر صاحب شاد مبلغ انچارج شمالی نائیجیریا اپنی رپورٹ بابت دسمبر ۱۹۵۹ء و جنوری ۱۹۶۰ء میں لکھتے ہیں کہ

اس ماہ کے وسط میں خاکسار کانو سے سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے لیگوس گیا۔ جہاں کانفرنس کے پہلے روز "احمدیت شمالی نائیجیریا میں" کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ اس ماہ کے آخری ہفتہ میں خاکسار شمالی نائیجیریا کے ایک شہر OFFA میں گیا۔ جہاں چار روز تک مقیم رہا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے شہر کے مختلف مقامات پر چار لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ جن میں حاضری دو تین صد سے چار صد تک رہی۔ ان سب لیکچروں میں لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔ اور انہیں رسوم و بدعات کو ترک کرکے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔ ایسا ہی عیسائیت کے عقائد کی بھی تردید کی جاتی رہی

ان تقاریر میں جماعت کے عقائد کی وضاحت، جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غائت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام اور آپ کے دعوے سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔ شہر کے علماء کا ایک گروہ خاکسار سے ملنے کے لئے گھر پر آیا۔ یہ لوگ اپنے تبلیغی لیکچروں میں ایسے مسلمان عوام کو جو ان کی آراء اور فتاوے کے خلاف عمل کرتے ہیں مردود اور جہنمی قرار دیتے اور بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے اس شہر میں کئی فسادات ہو چکے ہیں۔ اور ان علماء میں سے بعض کو اس سلسلہ میں قید و بند کی بھی سزائیں مل چکی ہیں؛

خاکسار نے ان لوگوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ حکمت عملی سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ اور محبت و امن سے اسلامی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور جو لوگ ان کے فتاوے کے خلاف عمل کریں۔ ان سے اعراض کریں۔ . . . . اور اس بارہ میں تشدد سے ہرگز کام نہ لیں۔ ان علماء کے دریافت کرنے پر انہیں مختلف اسلامی مسائل کے متعلق جماعت کے نقطۂ نظر سے آگاہ کیا۔ نیز انہیں جماعت کے بعض عقائد سے روشناس کرایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض عربی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔

شہر کے بعض ممتاز لوگوں کو ملنے کے لئے گیا۔ اور انہیں تبلیغ کی گئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کو اپنے فضل سے اعلیٰ رنگ میں خدمت دینیہ کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین

۱۰ جنوری میں خاکسار زاریہ میں مقیم رہا۔ یہاں کے ایک کمرشل کالج کے طلباء کی دعوت پر کالج میں تقریر کرنے کے لئے گیا خاکسار نے اپنی تقریر میں طلباء کو اسلام کے بنیادی احکام۔ نماز۔ روزہ۔ حج

زکوٰۃ وغیرہ کی فلاسفی سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ یہ امور جہاں ہماری روحانی ترقیات کا باعث ہیں۔ وہاں مسلمانوں میں باہم اتحاد تنظیم اخوت و محبت ہمدردی خلق اور غریب پروری کا جذبہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہیں طلباء کو جماعت سے متعارف کرایا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپؑ کے دعوے اور جماعت کی عظیم الشان اسلامی خدمات سے آگاہ کیا۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا جس پر طلبائے جماعت احمدیہ کی تنظیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ اور دیگر امور کے متعلق دلچسپ سوالات دریافت کئے جن کے جوابات دئے گئے۔

بعد ازاں طلباء میں اخبار "ٹروتھ" اور دیگر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اس موقعہ پر کالج کے چھبیس طلباء خدا تعالٰے کے فضل سے بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے الحمد للہ

اس کالج میں اب احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے قیام کے سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے امید ہے عنقریب ہی اس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جا سکے گا۔ انشاء اللہ۔

زاریہ کے ایک سیکنڈری سکول میں بھی طلباء کی ایک سوسائٹی کی دعوت پر وہاں گیا اور "اسلام زندہ مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سکول کے دو طالب علم للہ مشن ہاؤس میں آنے اور بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے الحمد للہ

میڈیکل سکول کا ایک طالب علم مشن ہاؤس میں آتا رہا اور مختلف سوالات دریافت کرتا رہا اسے تبلیغ کی گئی اور جماعت کے متعلق مسائل سے آگاہ کیا اس طالب علم کو بھی خدا تعالٰے کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں قبول احمدیت کا شرف حاصل ہُوا۔

عربیک کلاس

مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے ارشاد پر زاریہ میں بالغ افراد کیلئے ایک شبینہ عربیک کلاس جاری کی گئی جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب شریک ہوتے رہے اس کلاس میں عربی کے اسباق کے علاوہ مختلف اسلامی مسائل کی وضاحت کی جاتی ہے اور احباب کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

تین نوجوان خدا تعالٰے کے فضل سے اس ماہ بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے نائیجیرین کالج آف آرٹ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے طلباء کی یونین کا سیکرٹری جو عیسائی ہے مشن ہاؤس میں آتا رہا عیسائیت کے بارہ میں اس کے دریافت کردہ سوالات کا جواب دیا جاتا رہا نیز اسے اسلامی تعلیمات اور ان کی خوبیوں سے آگاہ کیا اس طالب علم نے اب قبولیت اسلام پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ اس وقت تک نماز کا ایک حصہ یاد کر چکا ہے اور بعض کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ عنقریب مشرف باسلام ہو گا

انسٹی ٹیوٹ آف ایڈمنسٹریشن کے طلباء کی سوسائٹی کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے مل کر وہاں تقریر کے سلسلہ میں انتظامات کئے جا رہے ہیں انسٹی ٹیوٹ میں لوگ حکومت کے مختلف محکمہ جات سے ٹریننگ کے لئے آتے ہیں۔ ان طلباء میں اخبار ٹروتھ بھی تقسیم کیا گیا

فروخت لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں بارہ پونڈ کا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ اس ماہ کے دوران میں تین دورے کیے۔ کانو گیا جہاں بچوں کی ایک شبینہ کلاس جاری کی گئی جس میں بچوں کو اسلامی اخلاق سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو تحریک کی کہ وہ اپنے بچے اس کلاس میں بھجوائیں۔ ایک مقامی دوست کو اس کلاس کا انچارج مقرر کیا اور اسے کلاس کا ابتدائی کورس نوٹ کروا دیا۔

کانو میں نئی مسجد کی تعمیر کا فیصلہ

امسال کانو میں نئی مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں مختلف دوستوں سے مل کر انہیں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کہا گیا۔ اور وعدہ جات کی طرف توجہ دلائی

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالٰے اس عاجز کو اپنے فضل سے بطریق احسن خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود اخبار الفضل خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

نقد و نظر

جامع صحیح مسند بخاری رحمۃ اللہ علیہ (جزو سوم)

ترجمہ و شرح : سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
الناشر : ادارۃ مصنفین ربوہ ضلع جھنگ
صفحات : بڑی تقطیع ۲۰۰
کاغذ : لکھائی چھپائی عمدہ
قیمت کتاب عام جلد ۳/۰/۰ خاص جلد ۳/۸/۰

نمام قدیم و جدید علمائے اسلام کا مسلمہ فیصلہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد اسلام میں "بخاری شریف" کا درجہ ہے۔ جس طرح قرآن کریم اللہ تعالٰے کے کلام کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح "بخاری شریف" آنحضرت صلعم کی احادیث کا مجموعہ ہے

مدت ہوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے "بخاری شریف" کے ترجمہ و شرح کی ہدایت فرمائی تھی۔ یہ عظیم کام سلسلہ کے فاضل اجل حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد کیا گیا تھا۔ مگر قادیان میں صرف دو سپارے ہی شائع ہو کر رک گیا۔ اللہ تعالٰے کا فضل اور احسان ہے کہ شاہ صاحب نے آج تک سولہ سیپاروں کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ دیا ہے۔ اور انشاء اللہ باقی سپاروں کی تکمیل بھی جلد ہو جائے گی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا علما میں جو مقام ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ آپ نے عرب ممالک میں نہ صرف زبان عربی اور علوم دین کی تکمیل کی ہے بلکہ وہاں تعلیم و تدریس بھی کی ہے۔ جن احباب نے "بخاری شریف" کے پہلے دو پاروں کا مطالعہ کیا ہے وہ اس کام کے لئے آپ کی اہلیت کے شاہد ہیں۔

ہم ادارۃ المصنفین کے شکرگزار ہیں کہ اس نے تیسرے پارے کو شائع کر کے شائقین کی دلی آرزو کو پورا کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک جائے گی تاکہ باقی جلدیں بھی جلد از جلد شائع ہو سکیں۔ باقی جلدوں کی اشاعت اس جلد کی فروخت پر منحصر ہے۔

احمدیہ سپورٹس کلب کا احیاء

مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۶۰ء کو بعد از ربوہ میں احمدیہ سپورٹس کلب کے بعض ممبران کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں ربوہ میں کھیلوں کے معیار کو بلند کرنے اور احمدیہ سپورٹس کلب کی پرانی روایات کو از سر نو زندہ کرنے کے متعلق بعض عملی اور ٹھوس تجاویز پاس کی گئیں۔ متفقہ آراء سے فی الحال ہاکی کے کھلاڑیوں کو منظم کیا گیا ہے۔ اور فوری طور پر روزانہ پریکٹس جاری کر دی گئی ہے۔ ہاکی کے شائقین خصوصاً ایسے نوجوان جو یہ کھیل اعلیٰ معیار پر سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ روزانہ انجمن کی گراؤنڈ میں بعد نماز عصر باقاعدہ شریک ہُوا کریں تاکہ اچھے کھلاڑیوں کا انتخاب کر کے بہترین ٹیم بنائی جا سکے۔ چند دنوں میں کلب کے عہدیداروں کا انتخاب بھی کیا جائے گا۔ فی الحال عبد اللطیف خان صاحب (عرف ننھا) اور حمید الدین صاحب انور کنوینر ہیں۔ ہاکی کے علاوہ دیگر کھیلوں کا عنقریب انتظام کیا جائے گا۔ (جنید ہاشمی)

درخواست دُعا

میرے والد مکرم مولوی فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دوبیاہ جٹاں آزاد کشمیر کو اچانک گرنے سے بازو پر ایک گہرا زخم ہو گیا ہے۔

نیز ان کی اہلیہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہے ہر دو کی صحت یابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار محمد یعقوب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی اور احمدی ڈاکٹر

(از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں جب تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ تو اس وقت حضور نے ۱۹ مطالبات جماعت سے کئے تھے۔ جن میں سے سب سے اہم مطالبہ سادہ زندگی کا تھا۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح خاص اہمیت رکھتا تھا۔ اور مالی مطالبہ کے لئے مستقل بنیاد تھا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ یہ اس تاریک زمانہ کی کئی سوشل۔ تمدنی اور اقتصادی مشکلات کا حل بھی تھا۔ دوستوں نے باقی مطالبات پر کم و بیش پورے کر کے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں مگر سادہ زندگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت جماعت میں کئی ایسے لوگ موجود ہیں جو مالی قربانی پوری طرح نہیں کر رہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے تحریک کی شاہ رگ کو کمزور کر دیا۔ یعنی سادہ زندگی اختیار کر کے اخراجات کو کم نہ کیا۔

سادہ زندگی یا اخراجات کم کرنے کا ایک طریق (سادہ لباس، سادہ خوراک کے علاوہ) سادہ علاج بھی تھا۔ جس کی ذمہ داری احمدی ڈاکٹروں پر عائد ہوتی ہے۔ ڈاکٹری علاج دن بدن بہت مہنگا ہو رہا ہے۔ یعنی ٹیکوں اور پیٹنٹ ادویہ پر ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف ہو جاتا ہے۔ یونانی اور ہومیو پیتھک علاج نسبتاً سستا ہے۔ اس لئے حضور نے ڈاکٹروں کو خصوصیت سے مخاطب کر کے فرمایا کہ سادہ طریق علاج اختیار کرو۔ قیمتی ٹیکوں اور پیٹنٹ ادویہ پر خرچ کم کراؤ۔ سوائے اس کے کہ مریض کی جان بچانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔ حضور کے اصل الفاظ تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۹ سے درج کر دیتا ہوں فرمایا:۔

"اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کیلئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جاویں۔ جو ہمیں اسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا۔ اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو۔ مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا۔ یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی بچت پر آ جائیں عورتیں اپنے اوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی۔ بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹا کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی۔ نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔

اسی طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ روپوؤں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں۔ اور اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں۔ اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹروں نے میری یہ بات نہیں مانی۔ اور مجھے اپنی ساری خلافت کی زندگی میں تلخ ترین تجربہ احمدی ڈاکٹروں کا ہوا ہے۔"

اس حوالہ کو پڑھ کر ہر مخلص احمدی ڈاکٹر کو خود کرنا چاہیئے کہ وہ حضور کی نصیحت پر کس حد تک عمل کر رہا ہے۔

بلاشبہ آجکل کے طریق علاج نے دوکانداری کی صورت اختیار کر لی ہوئی ہے۔ اور پرانا شریفانہ طریق حکماء والا مفقود ہے۔ ہمارے لئے تو اپنے بزرگ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پاک نمونہ بھی موجود ہے ایک وقت وہ تھا کہ طبیب کے نسخہ پر ہو الشافی لکھا کرتے تھے اور نبض پر ہاتھ رکھ کر سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا پڑھا کرتے تھے۔ فیس مانگنے یا طے کرنے یا بل بنانے کا کوئی دستور نہ تھا۔ اکثر خاندانی حکماء تو اس پیشہ کو کمائی کا ذریعہ بنانا حرام جانتے تھے۔ اور محض خدمتِ خلق کے ماتحت مطب کرتے تھے۔ آج کل زیادہ مدار ایکس رے اور لیبارٹری کی معلومات اور ٹیکوں پر رکھا جاتا ہے۔

لوگ بھی ٹیکوں کے دلدادہ ہو رہے ہیں۔ مگر ان کے مزاج کو بگاڑنے کی ذمہ داری بھی ڈاکٹروں پر عائد ہوتی ہے جو فیس بنانے کے لئے ٹیکہ ضرور لگاتے ہیں۔

چند سادہ علاج

آخر میں عاجز چند سستے اور آسان علاج لکھ دیتا ہے تا کہ احمدی ڈاکٹر ان پر عمل کر کے غریبوں کی مدد کر سکیں۔ یا مریض خود بھی ان سے فائدہ اٹھا لیں۔

(۱) آج کل کثرت سے وٹامن کی گولیوں اور ٹیکوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ بے شک ضروری علاج ہے۔ مگر اس کے حصول کے نہایت سہل اور سستے طریق بھی ہیں۔ مثلاً وٹامن B اور C روزمرہ کی دالوں کو اُگا کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ثابت مونگ ماش مسور اور چنے دو دن بھگو کر اگائیں یعنی جب خوشہ نمودار ہو جائے تو ان کو بھون لیں۔ مگر ابال کر پکانے سے وٹامن ضائع ہو جائے گا۔ تازہ سبزی اور پھل کھانے والوں کو گولیوں کی ضرورت کم ہوتی ہے۔

(۲) خون کی کمی کا مرض بھی عام ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر بالعموم کلیجی LIVER EXT کا ٹیکہ کرتے ہیں۔ جو کافی مہنگا اور تکلیف دہ ہے۔ اس کا بدل یہ بھی ہے (سوائے اس کے کہ معدہ قبول نہ کرے) کہ مریض کو کلیجی کا پانی دیا جائے۔ جیسا کہ یونانی حکما کرتے ہیں اور کھانے کو مثلاً پالک۔ ٹماٹر وغیرہ دیا جائے۔ معمولی فیرائی [illegible] بھی مفید ہے۔

(۳) کلسیم کی کمی بھی عام ہے۔ اس کے لئے بھی ٹیکے لکھے جاتے ہیں۔ مگر اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ انڈوں کا چھلکا کوٹ کر استعمال کر لیا جائے۔ ہمارے ملک میں مرغی کے انڈوں کا چھلکا پھینک دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مفید شئے ہے عرب ممالک۔ لبنان وغیرہ میں تو ان کی باقاعدہ تجارت ہوتی ہے۔

(۴) آج کل جوڑوں کی درد کے لئے کارٹی سون CORTISONE کی گولیاں اور ٹیکہ عام طور پر کیا جاتا ہے مگر یہ مہنگا پڑتا ہے۔ یعنی دو روپیہ فی گولی۔ یہ کام اسپرین ASPIRIN کی پڑیہ یا گولی بھی دیتی ہے۔ جو دو پیسہ میں پڑے گی۔

۵۔ ادھیڑ عمر والوں میں دماغی اور مخصوص قوت کے لئے پرنڈرین PARENDERIN کے ٹیکوں کا بھی رواج بڑھ رہا ہے۔ جو ۲-۳ روپیہ فی ٹیکہ پڑتا ہے۔ مگر اس کا ایک آسان طریق علاج یہ بھی ہے کہ بکرے یا بیل کے خصیوں کو چینی میں رگڑ کر چھان لیں اور پھر دو اثر باتھ میں پکا لیں۔

۶۔ آج کل ALLERGY (چھینکوں کی کثرت۔ زکام۔ نزلہ اور دمہ وغیرہ اور جلدی امراض اگزیما۔ چھپاکی وغیرہ) کے لئے بڑی کثرت سے گولیاں اور ٹیکے دیئے جاتے ہیں۔ جو سخت مضعف ہوتے ہیں۔ (اور مہنگے بھی) کیونکہ وہ جسم کے زہر (HISTAMIN) کو اندر ہی جلاتے ہیں مگر اصل طریق تو یہ ہے کہ زہر کو باہر نکالا جائے۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ کیلومل کی ایک پڑیہ جو کام کرتی ہے وہ کام ہفتہ بھر کے ٹیکوں اور گولیوں کے استعمال سے نہیں ہوتا۔ یعنی جگر کو حرکت دے کر صفرا کو جاری کیا جائے۔ یہ کام ایلوا ریوند اور سنا مکی سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

غرضیکہ دماغ پر زور دے کر ڈاکٹر آسان اور کم خرچ علاج تجویز کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ نیت پیسہ بنانا نہ ہو امید ہے۔ میرے ہم پیشہ بھائی میری ان معروضات پر ہمدردانہ غور فرما کر غریب مریضوں پر رحم فرمائیں گے۔ تا ان کے اخراجات کم ہوں اور وہ بھی تحریک جدید جیسے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں اور زیر باری نہ ہو۔ اور اس طرح ہم بہت جلد تمام دنیا میں اسلام کا علم لہرانے میں ممد اور معاون ہو سکیں۔ جو تحریک جدید کی حقیقی غرض ہے۔ آمین۔

منسوخی وصیت

سید ظفیر احمد صاحب موصی نمبر ۵۰۴۵ کافی عرصہ سے لاپتہ ہیں ان کی طرف سے نہ کوئی چندہ آ رہا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی پتہ ہے۔ لہٰذا مجلس کارپرداز کے فیصلہ ۱۳-۶-۶۰ کے مطابق انکی وصیت داخل دفتر کی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

مومن کا کام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مومن کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ جب وہ ایک دفعہ لبیک کہہ دے تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے پورا کرے تا امام یقین کے ساتھ فیصلہ کر سکے کہ میرے پاس اتنی طاقت ہے اور اس سے میں نے مقابلہ کرنا ہے وہ کم ہے یا زیادہ اس کا سوال نہیں۔ کیونکہ دینی کاموں میں کمی کی وجہ سے حرج نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے سے بڑا حرج ہوتا ہے آپ نے تحریک جدید میں جو وعدہ کیا ہے اسے بہرحال پورا کریں مگر آخری میعاد سے پہلے پہلے۔"

"دین کا کوئی کام بغیر سچ کے چل نہیں سکتا۔ کئی ضروری کام ایسے ہیں جو محض اس وجہ سے چھوڑنے پڑتے ہیں کہ شاید لبیک کہنے والوں میں ایک گروہ گوہ کھانے والا ہیر پھیری ثابت ہوں۔ ایسا طبقہ گو تھوڑا ہو ایک کثیر جماعت کی قربانیوں کو جو مخلص اور سچی عاشق اللہ کی ہوتی ہے خراب کر دیتا ہے یا کم سے کم جماعت کی طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔"

اب جبکہ تقریباً آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ جو دوست اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے تحریک جدید کا وعدہ کوشش کے باوجود ابھی تک پورا نہیں کر سکے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں تا کہ خدا تعالیٰ ان کی سچی خواہش کو شرف قبولیت بخش کر ان کو رقم ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس اور عہدیداران خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

جوانی کے ایام جوش اور ولولہ کے ساتھ خدمت کرنے کے ہوتے ہیں مگر تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے سلسلہ میں ہم سالہا سال سے اس کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ یہ یقیناً ہمارے بس کا روگ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سنجیدگی سے اپنی اس سست روی پر غور کریں۔ لہٰذا میری یہ گذارش ہے کہ محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس سلسلہ میں جو متعدد بار تحریک بھجوائی گئی ہے۔ اس کو اپنی فائلوں سے نکال کر اپنی اپنی مجلس عاملہ میں رکھا جائے اور مرکز کو معین شکل میں اطلاع دی جائے کہ ہر ایک مجلس اس سلسلہ میں مرکز کا کہاں تک ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہو۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زمیندار مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین توجہ فرمائیں

زمیندارہ مجالس کے قائدین سے گذارش ہے کہ آجکل فصلیں نکل رہی ہیں۔ لہٰذا آپ سب جملہ بقایاجات اور سال رواں کے چندہ جات وصول کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اس مقصد کے لئے انسپکٹران مرکزیہ کا انتظار نہ کیا جائے

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پتے درکار ہیں

کئی ایک احمدی نوجوان بسلسلہ تعلیم۔ ملازمت یا کاروبار بیرونی ممالک میں مقیم ہیں۔ ان کی تربیتی نگرانی اور ان کا رابطہ مقامی جماعتوں سے مضبوط کرنے کی غرض سے ایسے نوجوانوں کے تمام بزرگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ایسے عزیزوں کے مکمل پتہ کی اطلاع مرکز کو دیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

ملک نور محمد صاحب کھوکھر احمدی چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا لاپتہ ہیں۔ غالباً ملتان بورے والا محراب پور۔ رانی پور۔ نزد سندھ دستیٹیں میں گئے تھے۔ اگر کسی دوست کو ملیں یا وہ خود یہ سطور پڑھیں تو فوراً گھر آجائیں۔ بیوی بچے سخت پریشان ہیں۔

غلام احمد بسری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ بستی رنداں کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ بستی رنداں نے اپنا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲ جون ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ اتوار بستی رنداں میں کیا۔ جلسہ کی کارروائی قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ نظم مکرم کریم بخش صاحب ملتانی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ علمائے کرام نے توحید قرآن مجید کی شان اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور حضور اکرمؐ کی پیشگوئیوں پر تقاریر فرمائیں جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ بیرونجات سے بغیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے ڈیرہ غازیخاں شہر، چاہ اسماعیل والا اور جھوک اُترا، بستی گل گھوڑ، بستی پیرانی کی جماعتوں کے احباب جماعت بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بستی رنداں نے کیا۔

مرکز کی طرف سے مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے شرکت کی۔ مکرم ملک عزیز احمد صاحب وکیل اور مکرم مولوی کریم بخش صاحب معلم نے بھی اپنی تقاریر سے سامعین کو محظوظ کیا

(عبدالقدوس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی رنداں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

جماعت احمدیہ چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۷ جون کو جماعت ہٰذا کا جلسہ سالانہ بعد نماز جمعۃ المبارک شروع ہوا۔ شروع میں مولوی احمد خانصاحب نسیم نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس اثناء میں صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب مرکز سلسلہ سے تشریف لے آئے۔ چنانچہ بعد ازاں صدارت کے فرائض محترم میاں صاحب موصوف نے ادا فرمائے۔ سب سے پہلے سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی نے تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مولانا احمد خاں صاحب نسیم اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ اس کے بعد محترم صاحب صدر نے خطاب فرمایا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ احباب جماعت بڑی کثرت سے جلسہ میں تشریف لائے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک چیٹھہ ضلع گجرانوالہ)

خدمتِ خلق اور انصار اللہ کی ذمہ داری

روزمرہ کی زندگی میں ہمیں بیسیوں مواقع ایسے پیش آتے ہیں کہ ہم مخلوق خدا کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر کے امیدوار ہو سکتے ہیں۔ آجکل خربوزے اور آموں کا موسم ہے۔ ہمارے عوام کی تربیت ابھی ایسے رنگ میں نہیں ہوئی کہ ان چیزوں کو کھانے کے بعد ان کے چھلکے بازاروں اور عام گذرگاہوں پر نہ پھینکیں۔ حالانکہ یہ چھلکے سخت ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں اور ہوتے بھی رہتے ہیں۔ اگر ہم لوگ ایسا نہ کرنے کی تلقین کرتے رہیں تو آپ خدمتِ خلق کریں گے۔ انصار اللہ کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ اور جہاں وہ ایسے چھلکے عام گذرگاہوں پر دیکھیں تو انہیں وہاں سے ہٹا دیں۔ یہ امر انشاء اللہ باعث ثواب ہوگا۔

اسی طرح ایسے دکاندار جو یہ چیزیں فروخت کرتے ہیں خاص طور پر توجہ کریں۔ کہ خریدار یہ چیزیں کھانے کے بعد چھلکے زمین پر نہ پھینکیں بلکہ مقررہ جگہ پر رکھیں۔ غرض لوگوں کو تلقین کرتے رہیں تا کہ کسی کو نقصان نہ ہو۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے ایک غیر احمدی دوست محمد ذاکر صاحب اچھرہ لاہور دینی بعض پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

(قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ)

(۲) آغا عبدالحمید خانصاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے باعزت بری فرمائے۔ آمین

(آمر صاحب آغا بنگلہ نمبر ۵۳ سول لائنز۔ حیدر آباد)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اپنے حق میں کر لیتے ہیں اور چونکہ وہ خود غلط راستہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ اسلئے اپنے پیرؤوں کے مذہبی جذبات کو ابھار کر انہیں فتنہ و فساد کے طوفانوں میں دھکیل دینے میں انہیں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔

اسلام کا صحیح فہم و ادراک رکھنے والے اور قرب الٰہی حاصل کرنے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے کہ

"یہ تفاوت بعض دفعہ اتنا نمایاں ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے کہ کوئی شخص سلوک کی راہیں طے کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے قرب میں کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی روحانی بینائی کتنی تیز ہو چکی ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مختلف مدارج کو دراصل اپنے عظیم الشان لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں بیان فرمایا ہے۔ آپ نے قرآن و سنت کی روشنی اور اصطلاحات کے مطابق انسانی تہذیب و تربیت کے تین مدارج بیان فرمائے ہیں اوّل نفس امارہ کا درجہ ہے۔ اس درجہ کا انسان اندھا دھند جو کچھ اس کے سامنے آتا ہے کر دیتا ہے وہ اس کے حسن و قبح پر غور نہیں کرتا۔ وقتی احساس اس کا محرک ہوتا ہے۔ دوسرا درجہ وہ ہے جس کو قرآن کریم میں "نفس لوامہ" کی حالت بیان کیا گیا ہے یہ وہ درجہ ہے جب انسان نیک و بد کو پہچاننے تو لگتا ہے مگر ابھی نفس امارہ کے اثر سے بالکل نہیں نکلا ہوتا۔ تیسرا درجہ نفس مطمئنہ کا درجہ ہے۔ یہاں انسان نیک و بد کو اچھی طرح جاننے لگتا ہے اور نفس امارہ اور نفس لوامہ پر اس کو قابو حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے معرفت الٰہی میں منازل پر منازل طے کرتا چلا جاتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں بیان فرمایا ہے اسلام انسان کی ان تینوں درجوں میں رہنمائی کرتا ہے اور تینوں درجوں کے مطابق اس کی سعادت روح کو بیدار کرتا ہے۔ ایک اچھا خدا رسیدہ لیڈر یا رہنما ان تینوں درجوں کے لوگوں کی صحیح رہنمائی کر کے انہیں اوپر اٹھاتا ہے لیکن ایک برا لیڈر پہلے دو درجے کے انسانوں کو گمراہ کر کے اور کئی قسم کے سبز باغ دکھا کر اور ان کے جذبات کو غلط طور پر ابھار کر ان سے نہایت غلط کام لے سکتا ہے۔ ایسے شخص کے ریلے سے صرف وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو نفس مطمئنہ کی سرحدوں میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں اور جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل آیات میں فرمایا ہے کہ

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰہ اسفل سافلین الا الذین آمنو و عملوا الصالحات۔

گمراہ لیڈر انسان کو جو پیدائشی طور پر سعید ہوتا ہے اپنی غلط رہنمائی سے اسفل سافلین کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ صرف وہی لوگ بچتے ہیں۔ جو ایمان لے آتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں اس طرح ایک اچھا رہنما ہر درجہ کے انسان کو ایمان اور اعمال صالح کی قوتوں سے اسفل سافلین کے گڑھے میں گرنے سے بچا کر "فلھم اجر غیر ممنون" غیر محدود رحمتوں کی جنتوں میں لے جاتا ہے۔ جہاں انسان اللہ تعالےٰ کی جنت میں آسودہ ہو کر انتہائی فلاح حاصل کر لیتا ہے۔

دوسرے منصوبہ پر منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین کا تبصرہ!

مری ۲۲ر جون منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین مسٹر جی احمد نے ایک بیان میں کہا دوسرا پنج سالہ منصوبہ مشکل حالات میں افلاس سے نجات حاصل کرنے کی عظیم کوشش کی حیثیت رکھتا ہے یہ منصوبہ اس مقصد کے حصول کے لئے تیار کیا گیا ہے کہ ملک کی اقتصادی ترقی کی رفتار آبادی کے بڑھنے کی رفتار سے زیادہ ہو جائے۔ آپ نے کہا منصوبہ تیار کرتے وقت اس میں ایسی خاصی لچک رکھی گئی ہے تاکہ اسے بدلتے ہوئے حالات میں کام میں لایا جا سکے۔ آپ نے کہا آئندہ ترقی کی رفتار ملک کی ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے۔

دوسرے پنج سالہ منصوبے کے مقاصد اور اس کی تفصیلات

زراعت کی ترقی پر سوا چار ارب روپیہ صرف کیا جائے گا

اہم مقاصد

دوسرے پنج سالہ منصوبے کے بعض بڑے بڑے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قومی آمدنی میں بیس فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اضافہ آبادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فی کس آمدنی میں دس فیصد اضافہ ہوگا۔

(۲) غذائی اجناس کی پیداوار میں ۲۱ فیصد اضافہ کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ منصوبے کی میعاد ختم ہونے پر ملک غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا۔

(۳) صنعتی پیداوار میں تقریباً پچاس فیصد اضافہ کیا جائے۔

(۴) ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن کم و بیش ۵۴ کروڑ روپے کی حد تک بہتر بنائی جائے۔ دریں اثنا صنعتی خام مال اور مشینری کے فالتو پرزوں کی درآمد میں معتدبہ اضافہ کیا جائے

(۵) روزگار کے تیس لاکھ نئے مواقع مہیا کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔

(۶) مغربی اور مشرقی پاکستان کے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی اقتصادی ترقی کی رفتار تیز تر کی جائے۔

(۷) تعلیم صحت اور معاشرتی بہبود کی سرگرمیوں کو وسعت دی جائے اور انہیں نئے قالب میں ڈھالا جائے

(۸) رہائشی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔ بالخصوص کم آمدنی والے طبقوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات مہیا کئے جائیں۔

پہلے منصوبہ کے تحت ترقیاتی پروگراموں پر دس ارب اسی کروڑ روپے خرچ کرنے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ اس کے مقابلے میں دوسرے منصوبے میں اخراجات کا تخمینہ انیس ارب روپے کے لگ بھگ ہے۔ - - - - - - - - - - - - - - - - - - تاہم دوسرے منصوبے میں ترقیاتی اخراجات کی اصطلاح کا جو مفہوم لیا گیا ہے وہ پہلے منصوبے میں اس اصطلاح کے مفہوم سے مختلف ہے۔ دوسرے منصوبے سے معدودے چند سکیموں کے سوا تمام متوالی اخراجات خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اگر متوالی اخراجات کو بھی شامل کر لیا جائے تو دوسرے منصوبہ کا حجم بیس ارب پچاس کروڑ روپے تک پہنچ جاتا ہے۔ ترقیاتی اخراجات کی نئی تعریف کی رو سے دوسرا منصوبہ پہلے منصوبے سے ۷۵ فیصد زیادہ بڑا ہے۔ سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کے سلسلہ میں جو متبادل نہری تعمیرات کی جائیں گی۔ ان کے اخراجات منصوبے میں شامل نہیں کئے گئے ہیں۔

نیم سرکاری سیکٹر

پہلا پنج سالہ منصوبہ صرف دو سیکٹروں سرکاری اور نجی پر مشتمل تھا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ایک تیسرے سیکٹر نیم سرکاری سیکٹر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سیکٹر میں پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ۔ کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔ مشرقی پاکستان کی واٹر ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور مغربی پاکستان کے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ جیسی پبلک کارپوریشنیں شامل ہیں۔ یہ کارپوریشنیں کچھ تو حکومت کے فراہم کردہ سرمایہ پر اور کچھ اپنے وسائل۔ نیز نجی سرمایہ اور قرضوں پر انحصار کرتی ہیں۔ یہ انتظامی طور پر سرکاری سیکٹر کی ایجنسیوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ خود مختار ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں نہ تو سرکاری سیکٹر سے متعلق قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ نجی سیکٹر سے۔

دوسرے منصوبے میں بلدیاتی اداروں نے ترقیاتی پروگراموں پر جو رقم خرچ کریں گے۔ انہیں سرکاری سیکٹر میں شامل کیا گیا ہے۔

اس منصوبے کے مجموعی اخراجات انیس ارب روپے میں سے ساڑھے گیارہ ارب روپے حکومت مہیا کرے گی۔ پہلے منصوبے کے لئے حکومت نے جو سرمایہ فراہم کیا تھا۔ یہ اس سے بقدر نوے فیصد زیادہ ہے۔ پہلے اور دوسرے منصوبے میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے حقیقی اخراجات کے تخمینوں کا موازنہ درج ذیل ہے

پہلا منصوبہ

حکومت مشرقی پاکستان ۹۸ کروڑ روپیہ
حکومت مغربی پاکستان ایک ارب ۹۵ کروڑ روپیہ
مرکزی حکومت تین ارب ۸ کروڑ روپیہ

دوسرا منصوبہ

حکومت مشرقی پاکستان تین ارب ۷۸ کروڑ روپیہ
حکومت مغربی پاکستان تین ارب ۵۵ کروڑ روپیہ
مرکزی حکومت چار ارب ۸ کروڑ روپیہ

اس کا مطلب یہ ہوا کہ دوسرے منصوبے کے دوران مشرقی پاکستان مغربی پاکستان اور مرکزی حکومت کے اخراجات میں علی الترتیب ۲۸۴ فیصد۔ ۸۲ فیصد اور ۳۳ فیصد کا اضافہ ہوگا اور ان تینوں حکومتوں کے مجموعی اخراجات پہلے منصوبے کے مقابلے میں ۹۳ فیصد بڑھ گئے ہیں۔

ترقیاتی پروگراموں کا جائزہ لینے کیلئے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا

اقتصادی کونسل کا فیصلہ

مری ۲۳ جون۔ اقتصادی کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کا یقین حاصل کرنے کے لئے مسٹر جی احمد کی صدارت میں ایک ادارہ قائم کر دیا جائے۔ جو ساری صورت حال پر غور کرنے کے بعد جولائی ۶۰ء کے اختتام پر رپورٹ پیش کرے۔

اس ادارے کے ارکان میں مرکزی فنانس سیکرٹری ڈائرکٹر جنرل پراجیکٹ ڈویژن پی آئی ڈی سی کے چیرمین، مشرقی پاکستان کے ترقیاتی کمشنر، مغربی پاکستان کے ترقیاتی کمشنر مغربی پاکستان کے واپڈا کے چیرمین مغربی پاکستان کے فنانس سیکرٹری اور مشرقی پاکستان کے فنانس سیکرٹری شامل ہوں گے۔

اقتصادی کونسل نے ایک اور کمیٹی قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ جو ان تمام ترقیاتی سکیموں پر غور کرے گی۔ جن پر اس وقت عمل کیا جا رہا ہے یہ کمیٹی اپنی رپورٹ میں بتائے گی کہ ان میں سے کونسی سکیمیں اقتصادی لحاظ سے منفعت بخش ہیں اور کن کن سکیموں کو جاری رکھنا چاہیئے۔

صدر ایوب ایشیا اور یورپ کے کئی ملکوں کا دورہ کریں گے

کراچی ۲۲ جون۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ صدر محمد ایوب خان آئندہ موسم سرما میں سرکاری حیثیت سے مشرق بعید۔ جنوب مشرقی ایشیا۔ مشرق وسطیٰ اور یورپ کے کئی ملکوں کا دورہ کریں گے۔

صدر پاکستان نومبر کے شروع میں سعودی عرب جائیں گے۔ جہاں سے وہ صدر ناصر کی دعوت پر متحدہ عرب جمہوریہ جائیں گے۔ ان دونوں ملکوں میں ان کا دورہ دس دن تک طول کھینچے گا۔ صدر محمد ایوب خان مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا کے دورے کے سلسلہ میں جاپان۔ انڈونیشیا اور برما جائیں گے۔ اس علاقے کے بعض دوسرے ملکوں کے بھی دعوت نامے مل چکے ہیں۔ لیکن خیال یہ ہے کہ صدر مملکت مصروفیت کی وجہ سے زیادہ ملکوں کا دورہ نہیں کر سکیں گے۔ وہ ۲۳ نومبر کو پاکستان سے عازم جاپان ہوں گے۔ اور مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ ختم کرنے کے بعد دسمبر کے دوسرے ہفتے کراچی واپس آئیں گے۔ صدر مملکت جنوری میں دس دن کے دورے پر مغربی جرمنی جائیں گے۔ ان تمام ملکوں کے دورے میں مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کے دوسرے افسران ہمراہ ہوں گے۔

ٹوکیو کے مظاہرے کیمونسٹوں نے کرائے تھے

ہونولولو ۲۳ جون۔ صدر آئزن ہاور مشرق بعید کے دورے سے واپسی پر آرام کرنے کے بعد ایک اور رپورٹ تیار کر رہے ہیں۔ جسے وہ واشنگٹن واپس پہنچنے کے بعد قوم کو پیش کریں گے۔ صدر کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمز ہیگرٹی نے بتایا کہ جن مظاہروں کی بنا پر صدر آئزن ہاور کا دورہ منسوخ ہوا ہے وہ کیمونسٹوں نے کرائے تھے۔

یہ مظاہرے کیمونسٹوں کی قیادت میں کئے گئے اور میں یہ بات اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ جو فوٹو گراف لئے گئے ہیں۔ ان میں کیمونسٹوں کے بیڈ کو صاف طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

کراچی ۲۳ جون آئندہ سردیوں میں دوسرے ملکوں کے تین سربراہ پاکستان آئیں گے۔ شاہ محمد فرمانروائے مراکش دسمبر کے دوسرے پندرھواڑے میں پاکستان آئیں گے۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ فروری میں پاکستان آئیں گی اور وہ تا پانچ مارچ تک پاکستان میں قیام کریں گی۔ ڈیوک آف ایڈنبرا ان کے ہمراہ ہوں گے۔ آسٹریا کے صدر مارچ کے شروع میں پاکستان تشریف لائیں گے۔

عزیزم فضل الرحمن صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

عزیز ریلوے ورکشاپ لاہور میں سینئر فورمین کے ممتاز عہدہ پر متعین تھے۔ عمدہ کارکردگی کی وجہ سے عنقریب ان کی مزید ترقی ہونے والی تھی۔ اپنے ماتحتوں اور افسروں کے ساتھ ان کے تعلقات ایسے تھے کہ صوبائی دارالحکومت میں جہاں گوناگوں طبائع اور اخلاق کے لوگ آباد ہیں اور ریلوے ورکشاپ جیسی اہم اور کثیر التعداد عملہ رکھنے والے محکمہ میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات نہایت استوار رہے۔ اور ہر چھوٹا بڑا اُن کے اخلاق کا مداح تھا اپنی زندگی میں عزیز جہاں بھی رہا۔ اور جس کے ساتھ بھی رہا۔ انتہائی محبت، اخلاص اور شرافت کا سلوک کرتا رہا۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ اس نے آج تک کسی کو ناراض نہیں کیا۔ اس کے بالا افسران ہمیشہ ہی میرے پاس اس کے اخلاق و لیاقت کا ذکر اچھے رنگ میں کرتے رہتے تھے۔

مرحوم کے ان اخلاق کا ہی نتیجہ ہے کہ مرحوم کی وفات پر ہر شخص نے جس کے ساتھ مرحوم کو واسطہ پڑا مرحوم کی وفات کا صدمہ شدت کے ساتھ محسوس کیا۔

مرحوم کی عمر بوقت وفات قریباً ۳۴ سال تھی مرحوم کی اس جواناں مرگ کا دردناک پہلو یہ ہے۔ کہ جہاں مرحوم نے ایک نوجوان بیوہ اور تین چھوٹے چھوٹے بچے جن میں سے سب سے بڑا زیادہ سے زیادہ پانچ سال کا ہے چھوڑے ہیں۔ وہاں مرحوم کے والدین بڑھاپے کی انتہائی منازل میں پہنچے ہوئے ہیں۔ مرحوم کے والد حاجی محمد اسماعیل صاحب کی عمر اس وقت ۸۶ سال کے قریب ہے ایک طرف نوجوان بیوہ اور نہایت کمسن بچے اور دوسری طرف نہایت ہی بوڑھے والدین بہر دو پہلو میں سمجھتا ہوں ایسے ہیں کہ مرحوم اور کے پسماندگان کو احباب کی ہمدردی اور مخلصانہ دعاؤں کے مستحق بناتے ہیں ــــ مرحوم حضرت میاں محمد یوسف صاحب آف مردان کے نواسے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں سے ہیں اور جو مقام "مَرْدان" کے رہنے والے ہیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مشہور مباحثہ ہوا تھا۔

میری بیٹی عزیزہ امتہ الحمید اختر مرحومہ کی وفات کے کئی سال بعد مرحوم کی شادی مشہور سیکھوانی مخلص خاندان میں ہوئی تھی۔ اور مرحوم کی بیوہ میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی مرحوم کے بیٹے میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیکھوانی حال سرگودھا کی بیٹی ہیں غرض مرحوم ہر پہلو سے مخلص خاندانوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ احباب جہاں مرحوم کے پسماندگان کے لئے دعا فرماویں وہاں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور قرب باری تعالیٰ کا مقام حاصل ہونے کے لئے بھی خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

غمزدہ غلام محمد اختر
ناظر اعلیٰ ثانی ۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میرے بھتیجے عزیزی فہیم احمد ڈار کی ٹانگ پر چوٹ آئی تھی جس کا اپریشن ہوا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے پٹی کھول دی ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔

نیز میرے ماموں جان خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار بھی بیمار ہیں اور ایبٹ آباد کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(خواجہ عبدالکریم گنج فردوس گول بازار ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴